فون نمبر ۴۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم پنجشنبہ

ایڈیٹر
لدھیانہ دین تنویر

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۷/۲۲ | ۱۸ صلح ۱۳۴۷ھش ۱۷ شوال ۱۳۸۷ھ ۱۸ جنوری ۱۹۶۸ء | نمبر ۹

خدائی رحمتوں اور برکتوں کے نزول کا دروازہ

جماعت احمدیہ کا نہایت درجہ مقدس و بابرکت ۷۶ واں الٰہی جلسہ سالانہ

آج سے ۷۶ سال قبل ملنے والا ایک خدائی وعدہ اور اس کے مہتم بالشان ابتدائی ظہور کا پُرکیف نظارہ

جلسہ سالانہ کی ایک عظیم الشان برکت، قربانی و ایثار اور اطاعت و خدمت کی ایک نہایت درخشندہ مثال

(۲)

دور و دراز ممالک سے تشریف لانے والے

پھر امسال بھی مشرقی اور مغربی پاکستان کے گوشہ گوشہ سے ہی نہیں بلکہ دور و دراز کے ممالک سے بھی احباب خاصی کثیر تعداد میں تشریف لائے۔ مشرقی افریقہ، مغربی افریقہ، ماریشس، انڈونیشیا، ملائیشیا، اور جزائر فجی کے ان ایک درجن طلبہ کے علاوہ، جو ربوہ میں دینی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ جن ممالک سے احباب تشریف لائے ان میں مشرق و مغرب کے متعدد ممالک شامل ہیں۔ چنانچہ ڈاکٹر بشیر الدین اسامہ صاحب معہ فیملی، مجدد احمد صاحب، ڈاکٹر خلیل احمد صاحب ناصر اور جمیل احمد صاحب اکبر امریکہ سے، اسلم جاوید صاحب معہ فیملی، چوہدری عبدالرحمٰن صاحب، فضل کریم صاحب لون، سردار احمد صاحب، محمد حسین صاحب، بشیر احمد صاحب باجوہ، داؤد گلزار صاحب اور ڈاکٹر شاہنواز صاحب انگلستان سے۔ محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب جج عالمی عدالت ہالینڈ سے۔ حسن محمد صاحب سید منصور احمد شاہ صاحب اور عبدالمنان صاحب قریشی معہ اہل و عیال کینیا سے۔ چوہدری ظہیر احمد صاحب، شیخ نذیر احمد صاحب شفیع، ڈاکٹر بشیر احمد صاحب اور سید محمد سرور شاہ صاحب تنزانیہ سے، ڈاکٹر محمود احمد صاحب معہ اہل و عیال دوبئی سے۔ حسن رمضان صاحب ماریشس سے، نیز حاجی عبداللطیف صاحب مولوی محمد صاحب اور رحیم بخش صاحب جزائر فجی سے تشریف لائے۔ ان کے علاوہ بعض دیگر ممالک سے بھی احباب تشریف لائے ان کے ناموں کا علم نہیں ہو سکا۔ مزید برآں بیرونی ممالک میں فریضہ تبلیغ ادا کرنے والے مبلغین اسلام میں سے جو احباب جلسہ سے معاً قبل ربوہ واپس تشریف لا کر اس کی برکات سے مستفیض ہوئے ان میں مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب امام مسجد مبارک ہالینڈ، مکرم فضل الٰہی صاحب انوری امام مسجد نور فرانکفورٹ مغربی جرمنی اور مکرم مرزا محمد ادریس صاحب منیجر بشیر ہائی سکول کیمپالہ شامل ہیں۔ بیرونی ممالک سے تشریف لانے والے ان احباب کے علاوہ ۳۶۲ احباب نے بھارت سے تشریف لا کر جلسہ میں شمولیت کی۔ ان میں محترم مولانا عبدالرحمٰن صاحب فاضل امیر جماعت احمدیہ قادیان اور مکرم مولوی برکت علی صاحب امیر قافلہ بھی شامل تھے۔

بیرونی ممالک سے تشریف لانے والوں میں ڈاکٹر بشیر الدین اسامہ صاحب (امریکہ) حسن رمضان صاحب (ماریشس) اور حاجی عبداللطیف صاحب (فجی) جو ان ممالک کے باشندے ہیں۔ اپنے اپنے ملک کی جماعت ہائے احمدیہ کے نمائندے کی حیثیت سے تشریف لائے انہوں نے ۱۲ جنوری کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی تقریر سے قبل حضور کی خدمت میں اپنی اپنی جماعتوں کی طرف سے ایڈریس پیش کرنے کی سعادت حاصل کی۔ جن میں انہوں نے اس امر پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے کہ اس نے اپنے فضل سے حضور کے سفر یورپ کو غیر معمولی کامیابی سے نوازا۔ اس شاندار کامرانی پر حضور کی خدمت میں مبارکباد کا تحفہ پیش کیا۔ نیز حضور کی خدمت میں درخواست کی کہ حضور ان ممالک میں بھی تشریف لا دیں تاکہ وہاں کے احباب کی یہ دلی خواہش پوری ہو کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مبشر نافلہ اور اپنے امام ہمام کی زیارت اور براہ راست ارشادات سے مستفیض ہوں اور حضور کی تشریف آوری کے نتیجہ میں ان کے ملکوں میں بھی اسلام کا بول بالا ہو اور وہ بھی خدائی نشانوں کے مورد بنیں۔ ان ممالک کے ہر سہ نمائندگان نے اپنے اپنے ملک کے احمدی احباب کی طرف سے تمام دوسرے احباب تک ان کا سلام پہنچانے کی بھی درخواست کی۔ نیز انہوں نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی قیادت میں ہر قسم کی قربانیاں پیش کرنے اور اس طرح غلبۂ اسلام کو قریب سے قریب تر لانے کے عزم کا بھی اظہار کیا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ماریشس، فجی اور امریکہ کی جماعت ہائے احمدیہ کے ہر سہ نمائندگان کے پیش کردہ ایڈریسوں کے بعد جب اپنی تقریر شروع فرمائی تو اس کے دوران حضور نے ان ہر سہ ممالک کی جماعت ہائے احمدیہ کو اپنی طرف سے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کی دعا دی، نیز یہ دعا بھی فرمائی کہ جس طرح خدا تعالیٰ ہم پر آج تک رحمت کا نزول کرتا چلا آیا ہے۔ اسی طرح آئندہ بھی وہ تمام جماعتوں اور ان کے افراد پر اپنی رحمتوں اور برکتوں کا نزول جاری رکھے۔

بیرونی ممالک کی جماعتوں کی طرف سے ان ہر سہ نمائندگان کو اس قدر اخلاص اور محبت کے رنگ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت اقدس میں جلسہ سالانہ کے بابرکت موقعہ پر اس طرح ایڈریس پیش کرنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور سلسلہ کی صداقت کے ایک درخشندہ نشان کی حیثیت رکھتا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے جلسہ سالانہ کے تعلق میں جو عظیم الشان بشارتیں دی تھیں ان میں خود حضور علیہ السلام کے الفاظ میں یہ بشارت بھی شامل تھی کہ:

"اور بکرر لکھا جاتا ہے کہ اس جلسہ کو معمولی انسانی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں۔

(باقی دیکھیں ص۱۰)

اخبار احمدیہ

62

● ربوہ ۱۷ جنوری۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخار میں تو کمی ہے صرف ہلکی حرارت ہے لیکن فلو کا زور تا حال بہت ہے ضعف کی تکلیف بھی چل رہی ہے۔ گزشتہ رات کھانسی کی بہت شدت رہی۔ اور رات دو بجے تک نیند نہیں آئی۔ احباب ان ایام میں خاص توجہ اور درد کے ساتھ بالالتزام دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین

● ربوہ ۱۷ جنوری۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت تا حال ناساز چلی آ رہی ہے۔ برد اطراف اور دوران سر کی تکلیف کے علاوہ یکدم ضعف کا دورہ ہو جاتا ہے۔ بعض اوقات ضعف کی وجہ سے بات بھی نہیں کر سکتیں۔ احباب حضرت سیدہ موصوفہ کی صحت کاملہ و عاجلہ اور درازی عمر کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۸ جنوری ۱۹۶۸ء

جلسہ سے آپ نے کیا حاصل کیا؟

جلسہ سالانہ کی برکات میں سے سب سے بڑی برکت تو یہ ہے کہ احباب روحانی اور دینی طور پر ترقی حاصل کرتے ہیں۔ اگر احباب نے جنہوں نے شمولیت کی ہے یہ فائدہ حاصل نہیں کیا اور وہ بجائے اس مقصد کے حصول کے محض دنیاوی قسم کا میلہ سمجھ کر یہاں آتے ہیں۔ اور وہ دن رات اِدھر اُدھر گھومنے میں وقت گزارتے ہیں نہ جلسہ گاہ میں جاتے ہیں اور نہ اپنے امام کی اقتدا میں نمازیں پڑھتے اور راتیں دعاؤں میں گزارتے تو سمجھنا چاہیئے کہ انہوں نے سال کا ایک نہایت قیمتی موقعہ ضائع کر دیا ہے جن احباب نے شمولیت کی ہے وہ اپنے گھروں میں جاکر اس بات پر غور کریں کہ آیا انہوں نے اس موقعہ سے فائدہ اٹھایا ہے یا نہیں اور اگر فائدہ اٹھایا تو کیا؟

ہر احمدی اچھی طرح جانتا ہے کہ اللہ تعالےٰ نے اس کو ایک خاص کام کے لئے کھڑا کیا ہے۔ اور وہ خاص کام یہی ہے کہ آج جبکہ دین دنیا سے اٹھ گیا ہے۔ اور اس کی جگہ صرف دنیا ہی رہ گئی ہے۔ اور مادہ پرستی نے ہر جگہ اپنے ڈیرے ڈال رکھے ہیں۔ ایسے زمانہ میں دین کو از سر نو دلوں میں بیدار کیا جائے اور معاشرہ کو اسلامی اخلاق سے مزین کرکے اس جنگ و آویزش کے دور کو پر امن اور صلح و صفا کا دور بنایا جائے۔ ہر احمدی کو اس بات پر مکلف کیا گیا ہے کہ وہ لوگوں کے سامنے اسلامی زندگی کا صحیح نمونہ پیش کرے۔ اور اطاعت اللہ اور اطاعت رسول کا مجسم بن کر چراغ سے چراغ روشن کرے یہی ہماری جماعت کا فرض ہے اور یہی ہر احمدی کی منزلِ مقصود ہے۔ کہ وہ جہاں کہیں بھی ہو جو کام بھی وہ کر رہا ہو۔ خواہ ملازم ہو یا تاجر پیشہ ور ہو یا مزدور جو کچھ بھی وہ کرے اس میں صبغۃ اللہ کی روشنی جھلک رہی ہو۔

اللہ تعالےٰ نے اپنی رحمانیت سے انسان کو ایسے سامان مہیا کئے ہیں کہ جو اس کی زندگی کو قائم رکھنے کے لئے ضروری ہیں۔ وہ ماں کے بطن کے اندر ہی اس کو خوراک پہنچاتا ہے۔ جس سے وہ نشوونما پاتا ہے۔ اور جب وہ ماں کے بطن سے باہر نکلتا ہے تو ایک دوسری قسم کی خوراک ماں کے دودھ کی صورت میں اس کے لئے موجود ہوتی ہے۔ پھر ہوا ہے جو اس کی سانس کے ذریعہ زندگی کو قائم رکھتی ہے۔ خود ماں باپ کی محبت ہے جو اس کی نگہداشت کرتے ہیں۔ اور اس کو غلط حرکات سے محفوظ رکھتے ہیں۔ یہ اور بہت سی اور اللہ تعالےٰ کی نعمتیں ہیں جو بغیر اس کی کوشش اور محنت کے پہلے ہی اس کے لئے تیار اور منتظر ہوتی ہیں۔ یہ اللہ تعالےٰ کی رحمانیت ہے جو تمام زندگی میں اس کے ساتھ رہتی ہے۔

اس کے علاوہ انسان کو چونکہ ایک حد تک خود مختار بنایا گیا ہے۔ وہ نعمتیں ہیں جو ان قوتوں کے ذریعہ انسان حاصل کرتا ہے۔ جو اللہ تعالےٰ نے اس کو دیئے ہیں۔ وہ خداداد قوتیں ہیں جو خداداد استعداد کے ذریعہ جو نعمتیں حاصل ہوتی ہیں وہ بھی اللہ تعالےٰ کی رحیمیت کے صدقہ میں اس کو حاصل ہوتی ہیں۔ اگر وہ اپنی عقل اور قوتوں کا صحیح استعمال کرتا ہے۔ اور اللہ تعالےٰ کے مقرر کردہ اصول اور ہدایات کے مطابق عمل کرتا ہے۔ تو وہ اللہ تعالےٰ کی مزید برکات کا مورد بنتا ہے۔ لیکن اگر وہ غلط طریق اختیار کرتا ہے اور اللہ تعالےٰ کی ہدایات کو پس پشت ڈال دیتا ہے اور وقتی جذبات کی رو میں بہ نکلتا ہے تو وہ اپنے آپ کو اللہ تعالےٰ کے عتاب کا مورد بنا لیتا ہے۔ اور ان نعمتوں کا ضائع کرنے والا بن جاتا ہے۔ جو اللہ تعالےٰ اپنی رحمانیت اور رحیمیت سے اس کو دیتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ شروع ہی میں فرماتا ہے کہ

هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ

یعنی قرآن کریم کے ذریعہ جو ہدایات وہ انسان کو مطمئن زندگی گزارنے کے لئے دیتا ہے ان سے صرف متقی لوگ ہی فائدہ اٹھاتے ہیں۔ یعنی وہ لوگ جو صراطِ مستقیم پر آمادہ ہوتے ہیں۔ اور اس جستجو میں رہتے ہیں کہ وہ اللہ تعالےٰ کی منشاء کے مطابق عمل کریں۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ نہایت بلیغ الفاظ میں انسانی زندگی کا اس طرح نقشہ کھینچتا ہے۔

لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْٓ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ ۝ ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ سٰفِلِيْنَ ۝ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ۝

یعنی ہم نے انسان کو بہترین صورت میں پیدائش دی ہے اس کو اپنی رحمانیت سے اور رحیمیت سے تمام نعمتوں سے متمتع کیا ہے۔ لیکن اگر وہ اس اختیار کی وجہ سے جو اس کو دیا گیا ہے غلط راستوں پر گامزن ہو جاتا ہے اور نفس امارہ کا غلام بن جاتا ہے تو وہ ذلت کے اتھاہ گڑھوں میں گر جاتا ہے۔ مگر وہ جو اللہ تعالےٰ کی رہنمائی میں سیدھے راستہ پر چلتے ہیں اور مناسب حال اعمال بجا لاتے ہیں۔ ان کی ترقیوں کے غیر محدود سامان اور میدان سامنے پڑے ہیں وہ منزل بہ منزل ارتقائے حیات کی رفعتوں پر چڑھتے چلے جاتے ہیں جن کی کوئی حد مقررہ نہیں۔ یہ کائنات برکاتِ الٰہیہ کا ایک بے کنار گلزار ہے جس

(باقی دیکھیں ص۷ پر)

وہ پھر آپ جلوہ نما ہو گیا ہے

وہ پھر آپ جلوہ نما ہو گیا ہے
تجھے طالبِ دید کیا ہو گیا ہے؟

دلِ شیفتہ تجھ کو بخشا خدا نے
تو دلدادۂ ماسوا ہو گیا ہے

لرز جاتا ہے اس سفینہ سے طوفاں
خدا جس کا خود ناخدا ہو گیا ہے

نہیں کم یہ تسبیح خوانی کی برکت
فلک پر ملک ہمنوا ہو گیا ہے

جو تھی وادیٔ غیر ذی زرعِ تنویر
وہ اک خطّہ فردوس کا ہو گیا ہے

تنویر

63

معرفتِ الٰہی اور اس کے حصول کے طریق

تقریر محترم جناب مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ برموقع جلسہ سالانہ

(۲)

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کی اس صفت کا ذکر کم و بیش نو سو (۹۰۰) مرتبہ ہوا ہے۔ خدا تعالیٰ کی پہچان کے لئے واضح اور بیّن طور پر یہی صفت کام دیتی ہے۔ سائنسدان اور مفکرین بھی اسی سے رہنمائی پاتے ہیں۔ جتنا کوئی علم میں بڑھتا ہے اتنا ہی ربوبیتِ الٰہی زیادہ وسعت کے ساتھ اس کے سامنے آتی ہے۔ اگرچہ وہ اپنی غفلت اور شامتِ اعمال کی وجہ سے اس سے فائدہ نہ اٹھائے۔ ورنہ خدا تعالیٰ تو فرماتے ہیں

ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ خَالِقُ
كُلِّ شَيْءٍ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ
فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ۔

(المومن آیت ۶۳)

یہی اللہ تمہارا رب ہے جو ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ پس تم کہاں بھٹکے جاتے ہو۔ اللہ تعالیٰ نے جو دعائیں اپنا قرب عطا کرنے کے لئے ہمیں سکھائی ہیں ان میں اس کے ذاتی نام اللہ کے علاوہ سب سے زیادہ استعمال ربّ کا ہی ہوا ہے۔ کیونکہ یہ صفت انسان کو زیادہ قریب ہو کر نظر آتی ہے اور ضرورت کی چیزیں دینا اور قربِ الٰہی عطا کرنا بیشتر اسی کا کام ہے۔ انسان کی امید کو بھی یہ بہت بڑھاتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک بہت پیارا الہام ہے

اَتَقْنَطُ مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ
الَّذِيْ يُرَبِّيْكُمْ
فِي الْاَرْحَامِ۔

کیا تم اس اللہ کی رحمت سے مایوس ہوتے ہو جو ماؤں کے رحموں میں بھی تمہاری پرورش کرتا ہے۔ سو وہ تمہیں ہر چیز دے سکتا ہے جس کی تمہیں حقیقی ضرورت ہے خواہ وہ اس دنیا کے ساتھ تعلق رکھتی ہو یا آخرت کے ساتھ۔ اس نے کیسی پیاری دعا سکھائی ہے۔

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا
حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ
حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ
النَّارِ۔ (البقرہ آیت ۲۰۲)

یعنی اے ہمارے رب ہمیں اس دنیا کی زندگی میں بھی کامیابی اور نعمتیں عطا فرما اور آخرت میں بھی کامیابی اور نعمتیں دے اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔ آمین۔

الرّحمان:۔ یہ دوسری صفت ہے جو سورۃ فاتحہ میں بیان کی گئی ہے۔ اس کا مادہ رحم ہے۔ اور رحمان کے معنے ہیں جس نے اپنے رحم کے ساتھ تمام کائنات کو گھیر لیا۔ حالانکہ انہوں نے اس کے لئے کچھ نہ کیا ہو۔ ہماری پیدائش سے بھی پہلے اس نے ہمارے لئے سارے انتظامات کر چھوڑے اور ہمارے لئے ہر ضروری چیز مہیا فرما دی۔ پھر وہ ہمیں اس دنیا میں لایا۔ اگر اللہ تعالیٰ کی یہ صفت کام نہ کر رہی ہوتی تو ہم پیدا ہونے کے بعد زندہ نہ رہ سکتے کیونکہ ہم پیدا ہوتے ہی بے انتہا چیزوں کے محتاج ہوتے ہیں۔ سو اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کے ساتھ اسی رحمانیت شامل ہو کر ہماری ان احتیاجوں کو پورا کرتی ہے۔ اس کی رحمانیت ہی ہمارے لئے ہوا میسر کرتی ہے جس سے ہم سانس لیتے ہیں۔ وہی ہمیں سورج کی روشنی دیتی ہے جس سے ہم دیکھتے ہیں۔ وہی ہمارے لئے ماں کی چھاتیوں میں دودھ اتارتی ہے جو ہماری غذا ہوتا ہے۔ وہی ہمارے لئے ماں کے دل میں بے پناہ محبت ڈالتی ہے جو ہر وقت ہمارا فکر کرتی ہے اور دن اور رات ہمارے لئے قربان کرتی ہے۔ درحقیقت رحمانیت ہی ہمارے لئے یہ سب شکلیں اختیار کرتی ہے تاکہ ہم زندہ رہ سکیں۔ رحمانیتِ الٰہی ہی ہماری رات اور دن حفاظت کرتی ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے۔

قُلْ مَنْ يَّكْلَؤُكُمْ بِالَّيْلِ
وَالنَّهَارِ مِنَ الرَّحْمٰنِ

(انبیاء)

تو کہہ رات اور دن کو اس رحمان کے سوا کون تمہاری حفاظت کرتا ہے۔

یہی رحمانیت ہمارے لئے روحانی سامان مہیا کرتی ہے۔

اَلرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ
خَلَقَ الْاِنْسَانَ عَلَّمَهُ
الْبَيَانَ۔

(الرحمان آیات ۲ تا ۵)

یعنی وہ رحمان خدا ہی ہے جس نے قرآن سکھایا ہے۔ اسنے انسان کو بنایا اور اسے فصاحت و بیان بخشا۔

ایک اور جگہ فرمایا:۔

وَمَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ ذِكْرٍ
مِّنَ الرَّحْمٰنِ مُحْدَثٍ
اِلَّا كَانُوْا عَنْهُ مُعْرِضِيْنَ

(الشعراء آیت ۶)

یعنی اس رحمان کی طرف سے کبھی کوئی نیا کلام نہیں آتا مگر یہ کہ لوگوں نے اس سے منہ موڑا۔ اسی طرح انبیاء کا آنا بھی رحمانیت کے ماتحت ہی ہوتا ہے۔ دنیا میں تاریکی کو دیکھ کر اللہ تعالیٰ کا رحم جوش مارتا ہے اور وہ ایک ایسے شخص کو بھیجتا ہے جو اللہ تعالیٰ کے نور سے منور ہو کر آتا ہے اور دنیا کی تاریکی کو دور کرتا ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ کی رحمانیت جوش میں نہ آتی تو دنیا تو اپنی بداعمالیوں کی وجہ سے سوائے تباہی کے اور کسی سلوک کی مستحق نہ ہوتی۔ نبی اللہ تعالیٰ کی رحمانیت کے مظہر ہوتے ہیں اور بلا معاوضہ فیضانِ الٰہی انسانوں کو پہنچاتے ہیں۔ وہ ان کے لئے بے حد تکلیفیں اٹھاتے ہیں اور درد برداشت کرتے ہیں اور ان کی ہدایت کے لئے آسمان کو اپنی دعاؤں سے ہلا دیتے ہیں لیکن ہمیشہ یہی کہتے ہیں

وَمَآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ
مِنْ اَجْرٍ اِنْ اَجْرِيَ
اِلَّا عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔

(الشعراء ۱۱۰، ۱۲۸، ۱۴۶، ۱۶۵، ۱۸۱)

اور میں اس کام کے لئے تم سے کوئی اجر نہیں مانگتا۔ میرا اجر صرف اس رب العالمین کے ذمہ ہے۔

ان خارجی سامانوں کے علاوہ اللہ تعالیٰ نے انسان کے اندر بھی ہدایت کا سامان رکھا ہے۔ اس کے اندر ایک ضمیر رکھی گئی جو ہر وقت اسے یاد دلاتی ہے کہ اس کی بھلائی خدا کی طرف آنے اور نیکی کا راستہ اختیار کرنے میں ہے ورنہ وہ ہلاکت کا سامنا کرے گا۔ اگر انسان اس کے باوجود بھی گناہ میں پھنس جائے تو پھر یہی ضمیر اس کے اندر ایک قسم کی گھبراہٹ اور بے چینی پیدا کرتی ہے تاکہ وہ گناہ سے راضی نہ ہو جائے اور خدا تعالیٰ کو بالکل ہی نہ بھول جائے۔ انسان کی یہ ضمیر بڑی مشکل سے گناہ کے بوجھ کے نیچے دبتی ہے ورنہ وہ آواز بلند کرتی ہی رہتی ہے۔ یہ خدا تعالیٰ کا کتنا بڑا رحم اور احسان ہوتا ہے۔

ضمیر کے علاوہ فرشتوں کے ذریعے بھی اللہ تعالیٰ نیک تحریکات انسانوں کے دلوں میں ڈالتا ہے۔ اور یہ بھی رحمانیت کا ہی ایک مظاہرہ ہے۔ سو اس کی رحمانیت ہزاروں طریقوں سے ہماری ہدایت کا سامان کرتی ہے۔ وہ عمل کے قابل بھی بناتی ہے اور پھر ہمارے منہ کو خدا تعالیٰ کی طرف بھی پھیرتی ہے۔ اگر ربوبیت کے ساتھ رحمانیت کا بے پایاں سمندر نہ چل رہا ہوتا تو کوئی متنفس زندہ نہ رہ سکتا۔ اور کوئی انسان ہدایت نہ پا سکتا۔

الرّحیم:۔ تیسری صفت جو سورہ فاتحہ میں بیان ہوئی ہے اللہ تعالیٰ کی رحیمیت ہے۔ اس کا مادہ بھی رحم ہی ہے لیکن یہ وہ رحم ہے جس کے کھینچنے کے لئے انسان کی طرف سے اقدام کی ضرورت ہے۔ پہلے اس کا وہ رحم اس کی دستگیری کے لئے آتا ہے جس کے لئے کسی عمل کی ضرورت نہیں۔ لیکن جب یہ کام کے قابل ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ کا ایک اور رحم بھی ہے جو تقاضا کرتا ہے کہ اسے مانگا جائے تب وہ دیا جاتا ہے۔ جس طرح بچے کی ماں ایک وقت تک تو اس کا سارا کام خود ہی کرتی ہے لیکن ایک وقت کے بعد جب بچہ چلنے پھرنے کے قابل ہو جاتا ہے تو اس پر بھی ذمہ داری ڈالتی ہے اور اس ذمہ داری کے ادا کرنے کے بعد اپنی شفقت کا اظہار کرتی ہے ورنہ اس سے ناراض ہوتی ہے۔ اسیطرح اللہ تعالیٰ کی ایک شفقت بھی اس کے بندے کی طرف سے قدم بڑھانے کو چاہتی ہے۔ لیکن وہ جواب محض اس قدم بڑھانے کے برابر نہیں دیتی بلکہ اس سے بہت زیادہ دیتی ہے۔ اتنا زیادہ کہ دونوں کی نسبت ہی کوئی نہیں رہتی۔ آم کی ایک گٹھلی بونے سے اور اس کی تھوڑی سی پرورش کرنے سے اسے ہزاروں آم دے دیتا ہے۔ ایک دانہ گیہوں سے سینکڑوں دانے بنا دیتا ہے۔ اسی طرح باقی چیزوں کا حال ہے۔ لیکن انسان کو اتنا بھی

نہ کرے تو محروم رہتا ہے۔ اگر اللہ تعالےٰ کی رحیمیت کام نہ کر رہی ہوتی تو انسان محنت کرتا کرتا مر جاتا۔ یہ رحیمیت ہی ہے جو اس کی کوششوں کو بے حد بڑھا کر ان کا پھل دیتی ہے تا اس کے بندے زیادہ مشقت میں نہ پڑیں۔

روحانی میدان میں تو رحیمیت کے کرشمے نہایت درجہ حیرت انگیز ہیں۔ ایک ایمان لانے والا اپنی اس مختصر سی چند سالہ زندگی میں تھوڑے سے اعمال صالحہ بجا لاتا ہے۔ خدا تعالےٰ کی دی ہوئی طاقتوں کے ساتھ وہ کچھ نمازیں پڑھتا ہے۔ کچھ روزے رکھتا ہے۔ اس کے دئے ہوئے مال میں سے کچھ مال اس کے دین کے لئے خرچ کرتا ہے اسی کے عطا کردہ آرام سے کچھ آرام اس کے لئے چھوڑتا ہے اور ان اعمال کے بدلے میں ہمیشہ ہمیش کی جنت پاتا ہے جس کی ایک دن کی نعمتیں اس ساری زندگی کی نعمتوں سے بڑھ کر ہوں گی۔ بلکہ ایسی ہونگی کہ یہاں نہ کسی کان نے سنی ہیں نہ کسی آنکھ نے دیکھی ہیں اور نہ کسی دل میں ان کا خیال گزرا ہے۔ کیا ان دونوں چیزوں میں کوئی نسبت ہے۔ انسانی اعمال کی حیثیت ہی کیا ہے۔ اگر وہ اپنے کمال کو بھی پہنچ جائیں اور زندگی کا ایک ایک لمحہ بھی خدا کے لئے خرچ کیا جائے تب بھی اس جزا کی ان اعمال کے ساتھ کیا نسبت قرار دی جا سکتی ہے۔ ایک عاجز بندہ اس کے لئے تھوڑی سی تکلیفیں اٹھاتا ہے اور اسکی محبت میں تھوڑے سے آنسو بہاتا ہے لیکن وہ رحیم خدا اسکی قدر دانی میں حد ہی کر دیتا ہے۔ اسے پاک و صاف بھی کرتا ہے۔ اس سے پیار بھی کرتا ہے اور اسے اپنی جنت میں بھی داخل کرتا ہے۔ سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم۔

مالک یوم الدین۔ چوتھی صفت جو سورہ فاتحہ میں بیان کی گئی ہے وہ مالکیت یوم الدین ہے۔ یعنی وہ جزا سزا کے دن کا کامل مالک ہوگا۔ اسی کے اختیار میں ہوگا کہ کسی کو سزا دے اور جہنم میں داخل کرے یا اسے بخش دے اور جنت میں جگہ دے۔ کوئی اسکے فیصلہ میں دخل دینے کا مجاز نہیں ہوگا۔ وہ خود کامل اختیار رکھے گا۔ چاہے تو کسی کی نیکیوں کو قبول فرمائے اور چاہے تو انہیں ناقص دیکھتا ہوا رد کر دے۔ اسی کے کامل علم میں ہے کہ کسی کی نیکی نیکی ہے یا نہیں۔ انسان کو علم نہیں ہوتا کہ کس طرف سے شیطان نے اسکے اندر داخل ہو کر اسکی نیکی کو برباد کر دیا۔ ریاء۔ کبر۔ فخر۔ خود پسندی۔ کسل۔ شرک۔ غفلت۔ بخل۔ جہالت۔ ناشکری۔ اور کئی اور ایسی بیماریاں ہیں جو انسان کو نظر نہیں آتیں لیکن اسکی نیکیوں کو گھن کی طرح کھا جاتی ہیں اور ان کا کچھ بھی باقی نہیں چھوڑتیں۔ اللہ تعالیٰ کی نگاہ اسکے دل کی گہرائیوں تک ہوتی ہے اور وہی فیصلہ کر سکتا ہے کہ کسی کے عمل میں کتنا اخلاص ہے اور کتنی محبتِ الٰہی ہے۔ یا وہ ان سے خالی ہے۔ وہی جانچ سکتا ہے کہ انسان نے اسکے حضور میں کھرا سکہ پیش کیا ہے یا کھوٹا۔ یہ کس قدر خطرے کا مقام ہے کہ انسان تو اپنی طرف سے اعمال کے پہاڑ لیکر جائے اور وہ اللہ تعالےٰ کی نگاہ میں ریت کے ذرے کی حیثیت بھی نہ رکھتے ہوں۔

سو خدا تعالےٰ کی مالکیت انسان کے دل میں لرزہ طاری کر دیتی ہے۔ وہ جب ایک طرف اپنے اعمال کو دیکھتا ہے اور دوسری طرف اللہ تعالےٰ کی مالکیت اور عظمت کو تو وہ خوف زدہ ہو جاتا ہے اسکے اعمال کی تو کسی مقام پر جا کر بھی کوئی حیثیت نہیں سو ان پر فخر کیسا یا تسلی کیسی جب تک وہ آپ قبولیت کی تسلی نہ دے۔ انسان تو اگر چوبیس گھنٹے کے چوبیس گھنٹے بھی اسکے حضور میں گرا رہے اور اپنے مال کی ایک ایک پائی صرف اسی کے لئے خرچ کرے اور اپنا تمام آرام اسکے لئے قربان کر دے اور اپنی ساری عزت سے اسکے لئے دستبردار ہو جائے تو بھی اسکی کوئی حیثیت نہیں اور اسکے لئے سوائے اسکے کوئی چارہ نہیں کہ وہ سراپا عجز و فروتنی ہو کر اپنے رب کے حضور میں گر جائے تا وہ اپنے رحم بے پایاں کے ساتھ اسے قبول فرمائے۔

یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ صفت دو طور سے انسانی اعمال پر اثر انداز ہوتی ہے۔ ایک اس طور سے کہ عاجز بندہ اللہ تعالےٰ کی مالکیت اور عظمت کو دیکھتا ہوا اعمالِ صالحہ کے بجا لانے میں پورا زور لگاتا ہے اور کسی پہلو سے سستی اور غفلت نہیں دکھاتا اور سرتاپا بیداری ہو جاتا ہے اور کسی قربانی سے دریغ نہیں کرتا۔

دوسرے اس طور سے کہ انسان ہمہ تن عجز ہو جاتا ہے اور اپنے اعمال کو لاشئے محض یقین کرتا ہے اور اپنے اندر کوئی خوبی نہیں دیکھتا اور اپنے رب سے رحم کا طالب ہوتا ہے تب وہ اپنی اصلیت یعنی عبودیت کے مقام پر آتا ہے۔ اور تب اس خدائے عظیم کا رحم اسکی طرف توجہ کرتا ہے اور وہ اس کو اپنی مغفرت کی چادر میں لپیٹ لیتا ہے۔ اور اسے اپنی معرفت اور محبت عطا کرتا ہے۔ چنانچہ ان چاروں صفات کے بیان کرنے کے بعد اللہ تعالےٰ نے سورہ فاتحہ میں جو دعا سکھائی ہے وہ اسی حقیقت کو ظاہر کرتی ہے لیکن اس کے بیان کی یہاں گنجائش نہیں۔

ان چار بنیادی صفات کے علاوہ جو صفاتِ الٰہیہ قرآن کریم میں یا حدیثوں میں بتائی گئی ہیں ان سب کو اس مضمون میں بیان نہیں کیا جا سکتا۔ صرف چند ایک اور صفات کو لیا جاتا ہے۔

(باقی)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفوس کرتی ہے

نعتِ خیر البشر (صلی اللہ علیہ وسلم)

(جناب ثاقب صاحب زیروی)

مورخہ ۱۲ جنوری ۱۹۶۸ء کو جماعتِ احمدیہ کے جلسہ سالانہ کے آخری اجلاس میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ کی تقریر سے قبل جناب ثاقب صاحب زیروی نے اپنی مندرجہ ذیل نعت خوش الحانی کے ساتھ پڑھ کر سنائی۔

جس حال میں بھی اُس شہِ خوباں کو پکارا ؛ ملنے لگا کمزور عزائم کو سہارا

کھلنے لگے انوارِ صداقت کے دریچے ؛ ہونے لگا تنویرِ محبت کا نظارا

پھر تشنہ لبی آج ہے محتاجِ تلطف ؛ اِس سمت بھی اِک کوثر و تسنیم کا دھارا

بھٹکی ہوئی رُوحوں کی فسردہ ہیں جبینیں ؛ بھٹکی ہوئی دُنیا کا ہے گردش میں ستارا

جانے کہاں دم لیگا یہ حیرت زدہ انساں ؛ اَوہام کا روندا ہوا اِلہام کا مارا

تیری نگہِ لطف سے ہر ذرّہ بنا تھا ؛ اِسلام کے گردوں کا درخشندہ ستارا

مولا درِ تقدیس میں آئے ہیں سوالی
رحمت کی فقط ایک نظر اِن پہ خدارا

ہر صبح کے سینے میں ہو پھر رقصِ تجلّی ؛ ہر رات کے قالب میں ہو سینا کا شرارا

ہر سانس ہو تابندگیِ دیں کا پیامی ؛ ہر تار نظر عظمتِ ملّی کا ستارا

ڈھل جائیں کدورت کے جو یہ داغ دِلوں سے
اس لطف کے بدلے میں غمِ زیست گوارا

یہ محفلِ انوار ہے اُس ختمِ رُسلؐ کی ؛ جس نے شبِ تاریک کو اشکوں سے نکھارا

جو نُور ہُوا پردۂ ہستی سے ہُویدا ؛ جس نُور نے ہر نُورِ نبوّت کو سنوارا

پُر کیف سی یہ ہُوک ہے کس یاد کا پرتو ؛ یہ دِل سے قریں ہو کے مجھے کس نے پکارا

ثاقب میں ہوں سرکارِ دو عالم کا ثنا خواں
ہے عرشِ بریں میرے تخیّل کا کنارا

درخواستِ دعا

مکرم و محترم چوہدری حیات محمد صاحب باجوہ چک ۱۹۱ ب/۸ ضلع بہاولنگر کا مستقل نمبرداری کے لئے کیس ایک عرصہ سے زیرِ سماعت ہے۔ آئندہ پیشی ۲۲ جنوری کو ہے۔ احباب سے ان کی کامیابی کے لئے درخواستِ دعا ہے۔

(چوہدری ظہور احمد باجوہ)

وقف عارضی کے واقفین کے تاثرات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وقف عارضی میں جانیوالے دوست اپنے اندر خاص تبدیلی محسوس کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کی قربانیوں کو قبول کرکے انہیں نوازتا ہے قریباً ہر واقف نیک اثرات کا اظہار کرتا ہے گذشتہ دنوں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کے حضور جو رپورٹیں موصول ہوئیں اور حضور کے ملاحظہ کے بعد دفتر میں آئیں۔ ان میں سے چند تاثرات احباب کے علم کے لئے شائع کئے جاتے ہیں تاکہ دوسرے احباب بھی ان روحانی فوائد سے متمتع ہو سکیں:۔

(نائب ناظر اصلاح وارشاد۔ ربوہ)

(۱)

مکرم مولوی احمد صادق صاحب محمود نرائن گنج مشرقی پاکستان سے تحریر فرماتے ہیں:۔

"خاکسار کا یہ احساس ہے کہ یہاں دوستوں میں استفادہ کا قابل قدر جذبہ پایا جاتا ہے اور اپنے بچوں کو دینی تعلیم دلانے کا بیحد شوق ہے وقف عارضی کی یہ برکت ہے کہ خاکسار کو رمضان کے یہ چند ایام یہاں گذار کر بہت ہی حقیر خدمات بجالانے اور اسکے بدلے بے پناہ روحانی تسکین حاصل کرنے کا نادر موقعہ ملا ہے۔ حضور پُرنور کی خدمت اقدس میں ناچیز کی کامیابی اور مغفرت الٰہی کے لئے نہایت ہی عاجزانہ درخواست دعا ہے"

(۲)

مکرم سید انور احمد صاحب محمود آباد فارم ضلع تھرپارکر سے تحریر فرماتے ہیں

"مجھے واقعی احساس ہے کہ مجھ میں کوئی ایسی اچھائی نہ تھی جس سے میں کی جماعت کو کوئی فائدہ پہنچتا بہرحال میں وقف عارضی کے نظام کا شکر گذار ہوں کہ اس کی وجہ سے مجھے موقعہ ملا کہ گھر سے دور ایک خاص ماحول ہے اور ایک چھوٹی سی جماعت میں جا کے میں نے سلسلہ کے لئے محبت و اخوت کے جذبات دیکھے"۔

(۳)

مکرم محمد اکرام صاحب اطہر لاہور لکھتے ہیں کہ:۔

"خدا تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ مجھ سے اپنی کم بساط کم مائیگی کی وجہ سے بہت سی غلطیاں ہوئی ہیں اب آپ کی دعاؤں کے مطابق اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اللہ تعالیٰ کے آستانہ پر رو رو کر یہ دعا کرتا رہا ہوں مجھے پوری طرح یقین ہے۔ یہ اغفور و رحیم خدا تعالیٰ ضرور انقلاب پیدا کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کنجروڑ کی بستی پر رحم فرما کر اس میں سے ایسے لوگ پیدا کرے گا کہ جن کے دلوں میں تیری محبت و عظمت اور خوف ہو اور جو تیرے محبوب محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور تیرے مسیح محمدی علیہ السلام کے سچے غلام ہوں"۔

(۴)

مکرم عبد الباسط صاحب صدر جماعت احمدیہ لوبیر یوالہ لکھتے ہیں:۔

الف: میرے ساتھی محمد علی صاحب کہنے لگے کہ ان لوگوں کی تربیت تو بڑی مشکل ہوگی میں نے عرض کی کہ میاں صاحب اگر ہم نے تربیت کرنی ہوتی تھی تو واقعی مشکل تھی لیکن تربیت تو خدا تعالیٰ نے کرنی ہے اور ہم نے تو صرف لہو لگا کر شہیدوں میں شامل ہونا ہے اس کی تکمیل خدائی تقدیر آسمان سے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زبان سے یہ الفاظ کروا رہی ہے ؎

بہ مفت ایں اجر نصرت داد مہدت اے اخی دریغ
قضائے آسمانست ایں بہر حالت شود پیدا

ب: ہمارے ان بھائیوں کے علاوہ غیر احمدی دوست بھی اس مبارک تحریک سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکے چنانچہ وہ کہتے تھے کہ دیکھو ان مرزائیوں میں کس قدر باہمی محبت اور تنظیم ہے کہ اپنا کھانا خود پکا کر اپنے خرچ پر اپنے بھائیوں کی تربیت کر رہے ہیں اور ہمارے علماء کا یہ حال ہے کہ اگر انہیں وعظ و نصیحت کرنے کے لئے بلایا جائے تو معمولی سے معمولی مولوی بھی پچاس ساٹھ روپے پیشگی لئے بغیر نہیں آئے گا"۔

(۵)

مکرم حمید احمد صاحب ظفر لاہور لکھتے ہیں:۔

"وقف کے دوران اپنے نفس کے محاسبہ کا بہتر موقعہ ملا آج میں اپنے آپ کو بہت بدلا ہوا پاتا ہوں"۔

(۶)

مکرم چوہدری محمد اشرف صاحب ضلع لاہور تحریر فرماتے ہیں:۔

"مجھے تو زمین زرخیز ہی نظر آتی ہے میرا تو خیال ہے کہ اگر کوئی احمدی غیر احمدیوں کے بچوں کو بھی پڑھائے تو نہایت اچھے نتائج پیدا ہو سکتے ہیں ان لوگوں کے دل اچھا اثر قبول کریں گے۔ یہ کہہ دینا کہ لوگ پرواہ نہیں کرتے درست نہیں"۔

(۷)

مکرم بشیر احمد صاحب راولپنڈی تحریر فرماتے ہیں:۔

"خاکسار نے اس تحریک عارضی وقف کو بہت پسند کیا یہ تحریک واقفین کی اپنی روحانیت کے لئے بھی بہت مفید ہے خاکسار حضور کی خدمت میں اپنے آپ کو دو ہفتہ کے لئے ہر سال ماہ اکتوبر میں زندگی بھر پیش کرتا ہے۔ حضور خاکسار، خاکسار کی اولاد اور بیوی کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ ہم سب کو اللہ تعالیٰ مل جاوے اور اس کی رضا مل جاوے"۔

64

ضروری اطلاع

دو برس قبل دسمبر ۱۹۶۵ء میں "تاریخ احمدیت" کی چھٹی جلد شائع ہوئی تھی۔ اس جلد پر آزاد کشمیر کے موقر ہفت روزہ "انصاف" (راولپنڈی) نے ۲۰ اپریل ۱۹۶۶ء کی اشاعت میں مفصل تبصرہ کرتے ہوئے لکھا

"یہ مسلمانان غیر منقسم ہند اور پھر اسلامیان جموں و کشمیر کی تحریک آزادی کا بہترین مرقع ہے۔ اس کتاب کا مطالعہ سیاسیات کشمیر کے ہر طالب علم کے لئے انتہائی ضروری ہے۔ . . . کتاب میں علامہ اقبال مرحوم شیر کشمیر شیخ محمد عبد اللہ اسرار گوہر رحمان، عبد المجید قریشی اور چوہدری غلام عباس وغیرہ زعماء کے بعض تاریخی فوٹو گراف بھی دئے گئے ہیں۔ غرضیکہ یہ کتاب کشمیر کی تحریک آزادی سے متعلق معلومات کا بیش بہا خزانہ ہے اور ان معلومات کے بغیر کشمیر کی سیاسی تاریخ کا کوئی بھی طالب علم اپنے علم کو مکمل نہیں قرار دے سکتا"۔

"اخبار انصاف" نے اپنے اس تبصرہ میں نہایت منصفانہ انداز میں اس فروگذاشت کی بھی نشاندہی کی کہ اس جلد کے صفحہ ۶۲۳ پر شیخ عبد الحمید ایڈووکیٹ آف جموں (حال ایڈووکیٹ مظفر آباد) کے نام کے ساتھ موجودہ صدر آزاد کشمیر حکومت لکھا گیا ہے۔ حالانکہ آزاد حکومت کے صدر عبد الحمید خان ہیں نہ کہ شیخ عبد الحمید"

اخبار مذکور کا یہ پورا تبصرہ الفضل ۳۰ اپریل ۱۹۶۶ء صفحہ ۵ میں شائع کر دیا گیا اور ساتھ ہی ادارۃ المصنفین نے کتاب ہذا کے بقیہ نسخوں سے سہواً لکھے ہوئے الفاظ قلمزن کرا دئے۔

گو اب یہ جلد بالکل نایاب ہو چکی ہے۔ مگر چونکہ حال ہی میں شائع ہونیوالے سوونیئر (خدام الاحمدیہ لاہور) کے صفحہ ۱۰ پر مندرجہ بالا الفاظ دوبارہ شامل اشاعت ہو گئے ہیں۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ الفاظ کتاب کے اس نسخہ سے ماخوذ ہیں۔ جو ترمیم شدہ نہیں تھا۔

لہٰذا بذریعہ الفضل دوبارہ اعلان دی جا رہی ہے تاکہ قارئین کرام اولین فرصت میں اپنے اپنے نسخوں پر نظر ثانی فرما لیں۔ (خادم دوست محمد شاہد)

درخواست دعا

میرا لڑکا ملازمت کے سلسلہ میں کوشش کر رہا ہے۔ جملہ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ بابرکت کاروبار دستیاب ہو۔ نیز خدا تعالیٰ ہماری نیک خواہشات پوری کرے۔ آمین۔

(محمد شفیع از لاہور کینٹ)

وصایا

ضروری نوٹ:- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اسلئے شائع کی جارہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ (۲) ان وصایا کو جو نمبر دئے جارہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں وصیت نمبر صدر انجمن کی منظوری حاصل ہونے پر دئے جائیں گے (۳) وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر 19155

میں ذوالفقار علی ولد سردار خان صاحب قوم راجپوت بھٹی پیشہ ملازمت (آدمی) عمر ۲۳ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک ۶۳ ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۶۷/۱/۱۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت -/۱۰۰ روپیہ ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد:- ذوالفقار علی ہیڈ کوارٹرز سب ایریا۔ لاہور کینٹ

گواہ شد:- ملک فضل الرحمٰن بقلم خود

گواہ شد:- گلزار احمد ناظم اطفال لاہور

مسل نمبر 19156

میں ظفر احمد ولد چوہدری محمد حسین صاحب قوم جٹ نت پیشہ ملازمت عمر ۲۴ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوٹ سبلام ضلع ملتان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۶۷/۹/۱۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

نقد -/۵۰۰۰ روپیہ

ایک پلاٹ سکنی اراضی ۱۸ مرلے ۱۵/۲۳ جنوبی محلہ دارالنصر شرقی ربوہ مالیتی -/۱۰۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اسکے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے -/۱۰۰ روپے ماہوار آمد ہے۔ میں تا زیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے

العبد:- ظفر احمد اوورسیر کوٹ سبلام ضلع ملتان۔

گواہ شد:- پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چاہ گہنے والا ملتان

گواہ شد:- عبدالغفور نثار معلم وقف جدید چاہ گہنے والا ملتان

مسل نمبر 19157

میں بشیر احمد ولد ملک عزیز احمد صاحب قوم لمڑ کا پیشہ ملازمت عمر ۲۷ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چاہ دلاہی ضلع ملتان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۶۷/۹/۱۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت -/۹۰ روپے ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد:- ملک بشیر احمد ولد ملک عزیز احمد صاحب معرفت سیکرٹری مال جماعت احمدیہ لودھراں ضلع ملتان۔

گواہ شد:- محمد اسحاق کارکن فضل عمر ہسپتال ربوہ۔

گواہ شد:- ملک عزیز احمد والد موصی۔

مسل نمبر 19158

میں بشریٰ بیگم زوجہ چوہدری رشید احمد صاحب قوم رندھاوا پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک ۷۸/ج ضلع سرگودھا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۶۷/۱/۲۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ آمد کوئی نہیں ہے۔

مہر ۵۰۰ بذمہ خاوند

زیور مالیتی -/۱۴۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ:- بشریٰ بیگم چک ۷۸/ج ضلع سرگودھا

گواہ شد:- محمد عبداللہ سیکرٹری مال چک ۷۸/ج سرگودھا۔

گواہ شد:- فضل احمد ناظر دیوان ربوہ

مسل نمبر 19159

میں حمید احمد ظفر ولد محمد احمد صاحب قوم قانونگو پیشہ ملازمت عمر ۳۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۶۷/۱/۳۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۱۵۰ روپیہ ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد:- حمید احمد ظفر ایگزیکٹو انجینئر محکمہ بجلی شالامار لاہور

گواہ شد:- احقر غلام رسول وصیت ۱۷۱۱۱ مکان نمبر ۱۶۳ فضل منزل گنج مغلپورہ لاہور

گواہ شد:- خواجہ محمد اکرم مرکزی سیکرٹری وصایا لاہور

مسل نمبر 19160

میں سعیدہ بیگم زوجہ میاں نذیر محمد صاحب قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر ۶۰ سال بیعت پیدائشی احمدی۔ ساکن دہلی دروازہ لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۶۷/۱/۱۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے

حق مہر -/۲۰۰۰ بذمہ خاوند

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد:- حمید احمد ظفر ایگزیکٹو انجینئر محکمہ بجلی شالامار لاہور

گواہ شد:- احقر غلام رسول وصیت ۱۷۱۱۱ مکان نمبر ۱۶۳ فضل منزل گنج مغلپورہ لاہور

گواہ شد:- خواجہ محمد اکرم مرکزی سیکرٹری وصایا لاہور

مسل نمبر 19161

میں سعیدہ بیگم زوجہ میاں نذیر محمد صاحب قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر ۶۰ سال بیعت پیدائشی احمدی۔ ساکن دہلی دروازہ لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۶۷/۱/۱۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے

حق مہر -/۲۰۰۰ بذمہ خاوند

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد:- حمید احمد ظفر ایگزیکٹو انجینئر محکمہ بجلی شالامار لاہور

گواہ شد:- احقر غلام رسول وصیت ۱۷۱۱۱ مکان نمبر ۱۶۳ فضل منزل گنج مغلپورہ لاہور

گواہ شد:- خواجہ محمد اکرم مرکزی سیکرٹری وصایا لاہور

درخواست ہائے دعا

۱- حکیم منور علی خاں صاحب کراچی کی اہلیہ صاحبہ جو بچوں کی تعلیم کے لئے ربوہ آئی ہیں حملہ کے بعد سے انفلوئنزا کی تکلیف سے بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ عاجلہ کی دعا فرمادیں۔ (مرزا محمد حسین چیمہ مسیح بیت الحفیظ ربوہ)

۲- احباب کی خدمت میں گذارش ہے کہ احباب دینی و دنیاوی کامیابیوں کے لئے دعا فرمائیں نیز یہ کہ اللہ تعالیٰ جلد پریشانیوں سے مخلصی عطا فرمائے۔ آمین (غلام محمد عفی عنہ)

۳- جناب مفتی ضیاء الدین ضیاء بانی تحریک آزادی کشمیر عرصہ تین ماہ سے سخت علیل ہیں احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ (محمود احمد خان کیانی)

۴- میرے والد محترم حکیم انوار حسین صاحب کی وفات پر جن بزرگوں عزیزوں دوستوں نے جو خطوط تحریر کئے ہیں۔ میں ان کا شکر گذار ہوں۔ فرداً فرداً جواب دینا مشکل ہے اخبار الفضل کے ذریعہ جواب دے رہا ہوں۔ حکیم محمود احمد دارالشفاء خانیوال

۵- خاکسار اندرون کاروباری مشکلات میں مبتلا ہے (محمد بشیر قائد مجلس خدام اللہ گولی آزاد کشمیر) احباب ان سب کے لئے دعا فرمائیں۔

ربوہ میں اجتماعی وقارِ عمل

مورخہ ۵ جنوری ۱۹۶۸ء بوقت سوا آٹھ بجے صبح مسجد القمر محلہ دارالصدر غربی الف کے پاس مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کا اجتماعی وقارِ عمل جلسہ سالانہ پر تشریف لانے والے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمانوں کی سہولت کے پیشِ نظر منایا گیا سوا آٹھ بجے تک مختلف محلہ جات سے خدام تشریف لے آئے تھے وقارِ عمل کا یہ پروگرام تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوا جو مکرم قاری محمد عاشق صاحب نے کی بعد ازاں محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے عہد دہرایا۔ عہد کے بعد صدر محترم نے وقارِ عمل کی اہمیت کو واضح فرمایا اور خدام کو تحریک فرمائی کہ وہ محنت۔ مشقت اور ہاتھ سے کام کرنے کی عادت اپنے اندر پیدا کریں۔ سوا آٹھ بجے وقارِ عمل شروع کیا گیا جو ساڑھے نو بجے تک جاری رہا۔ مختلف حلقہ جات کے چار سو پچیس خدام نے وقارِ عمل میں حصہ لیا اور نہایت جوش اور مستعدی سے اپنے اپنے حصہ کے کام کو ختم کیا۔ صدر محترم کا ذاتی نمونہ خدام کے جوش و خروش کو ابھارنے کا موجب بنتا رہا۔ سوا گھنٹہ کے مختصر وقت میں خدام نے مندرجہ ذیل کام کیا۔

لمبائی سڑک جس پر وقارِ عمل ہوا	۸۵۰ فٹ
چوڑائی سڑک (مابین نالیاں)	۴۰ فٹ
کل لمبائی نالی جو کھودی گئی	۱۷۰۰ فٹ
کل مٹی جو اندازاً اٹھائی گئی	۱۵۰۰ مکعب فٹ اور ۲۰۰۰ مکعب فٹ کے درمیان

لاؤڈ سپیکر کا انتظام موجود تھا جس پر وقتاً فوقتاً وقارِ عمل کے سلسلہ میں ہدایات دی جاتی رہیں۔ فسٹ ایڈ کا بھی باقاعدہ انتظام موجود تھا۔

کام کرنے کے لحاظ سے حلقہ دارالرحمت وسطی و حلقہ مسجد لطیف اوّل اور حلقہ مسجد قمر۔ حلقہ مسجد مبارک اور دارالرحمت شرقی دوم قرار پائے۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔

آخر پر صدر محترم نے اجتماعی دعا کروائی اور وقارِ عمل کے اختتام کا اعلان فرمایا انصار بنرگ نے بھی وقارِ عمل میں تشریف لا کر ان کی حوصلہ افزائی فرمائی۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔ (ناظم اشاعت مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ)

ہر قسم سامان بجلی تیار کرنے والی فرم

ایس۔ ایس۔ آئی

مثلاً ۱۵ ایمپیئر پلگ پورسلین ۱۵ ایمپیئر شوتھری پن
پلگ دوپن مسالہ و پورسلین ہینڈل شو دوپن

شفیع سنز انڈسٹریز سمال انڈسٹری اسٹیٹ سیالکوٹ

اعلان

ایک کوٹھی واقعہ سٹیلائٹ ٹاؤن ڈی بلاک راولپنڈی مشتمل بر دو کمرے۔ باورچی خانہ۔ غسل خانہ ہے رہن رکھنے کی خواہشمند ہوں مبلغ سولہ ہزار روپے ہیں۔ تقریباً عرصہ تین سال کے لئے۔ جو صاحب مذکورہ بالا جائداد رہن لینے کے لئے تیار ہوں وہ درج ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں یا خود تشریف لائیں۔

سیدہ بیگم بنت مولانا ذوالفقار علی گوہر مرحوم
کوٹھی دارالحمد D/138 بلاک سٹیلائٹ ٹاؤن راولپنڈی

قائدین مقامی اور قائدینِ اضلاع
توجہ فرمائیں

ماہِ دسمبر ختم ہو چکا ہے مگر اب تک بہت کم قائدین مقامی اور قائدین اضلاع کی طرف سے ماہانہ رپورٹیں موصول ہوئی ہیں۔

التماس ہے کہ ماہ دسمبر کی رپورٹ جلد از جلد مرکز میں بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

معتمد
مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

امانت تحریکِ جدید کا

امانت تحریکِ جدید میں روپیہ کیوں رکھا جائے

- حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعودؓ کی جاری کردہ تحریک ہے۔
- امامِ وقت کی آواز پر لبیک کہنا ہم سب کا فرض ہے۔
- یہ ایک الہامی تحریک ہے۔
- امانت تحریکِ جدید میں روپیہ رکھوانا فائدہ بخش بھی ہے اور خدمتِ دین بھی۔
- اس امانت فنڈ میں آپ اپنے لئے اور اپنے بچوں کے لئے چھوٹی چھوٹی رقم جمع کروا سکتے ہیں اور بوقتِ ضرورت واپس بھی لے سکتے ہیں۔

مزید تفصیلات کے لئے افسر امانت تحریکِ جدید سے رجوع فرمائیں۔
(افسر امانت تحریکِ جدید)

(بقیہ لیڈر صفحہ ۲)

میں سے ہر انسان اپنی دست دامن کی حد تک فیضیاب ہو سکتا ہے۔

الغرض اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو اس زمانہ میں اس لئے کھڑا کیا ہے کہ وہ اپنے نمونے سے دنیا کو اس زندگی کی طرف لائے جو ایمان لانے سے اور اعمالِ صالحہ سے ظہور پذیر ہوتی ہے۔ اور جو انسان کو اللہ تعالیٰ کی غیر محدود نعمتوں کے میدان میں لاتی ہے۔ جہاں انسان حیاتِ مطمئنہ کی حقیقی نعمت کو حاصل کرتا ہے۔ اور گویا اللہ تعالیٰ کی جنت میں داخل ہوتا ہے۔ اس نفس پرستی کے زمانہ میں جب انسان اپنی حماقتوں سے اسفل سافلین کے گڑھے میں گرتا چلا جا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو چراغِ راہ کے طور پر کھڑا کیا ہے۔ تاکہ اس کی روشنی سے انسان ظلمات سے باہر نکل آئے یہی روحانیت کی دنیا ہے۔ یہی وہ روحانیت ہے جو ہر احمدی کا مطمحِ نظر ہونی چاہیئے۔ اور ہمارا جلسہ سالانہ اسی زندگی کو تقویت دینے کے لئے ہر سال منعقد ہوتا ہے۔ اب ہمارا کام ہے کہ ہم اپنا جائزہ لیں اور دیکھیں کہ ہم نے کہاں تک اس روحانی اجتماع سے استفادہ کیا ہے۔ اور آیا ہم نے مرکز میں آ کر ان تین ایام میں کیا سبق حاصل کیا ہے۔

درخواستِ دعا

قادیان سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ میرے بیٹے عزیز یونس احمد اسلم بہت بیمار ہیں اور امرتسر میں زیر علاج ہیں۔ احباب ان کی صحتِ کاملہ کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں۔

(ماسٹر) محمد شفیع اسلم ربوہ

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے

بہترین مال | شیخ جنرل سٹور بالمقابل ایوانِ محمود کمیٹی بازار ربوہ | بارعایت دام

جماعتِ احمدیہ کا چھہترواں للّٰہی جلسہ سالانہ

بقیہ صفحہ اوّل

یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلائے کلمۂ اسلام پر بنیاد ہے۔ اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالےٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کے لئے قومیں تیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی کیونکہ یہ اُس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔"

(اشتہار ۷ دسمبر ۱۸۹۲ء)

بیرونی ممالک کی جماعت ہائے احمدیہ کے اپنے نمائندوں کی جلسہ سالانہ میں موجودگی اور انکی طرف سے ایڈریس پیش کئے جانے کی یہ تقریب اِس امر کا ایک درخشندہ ثبوت تھی کہ خدائی وعدے کے عین مطابق اطراف و جوانب عالم میں وہ قومیں تیار ہو رہی ہیں اور ان کے بعض نمائندے بحمد اللہ تعالےٰ اِس مقدس و بابرکت للّٰہی جلسہ سالانہ میں آملے ہیں۔ خدا تعالےٰ وہ وقت بھی لائے گا کہ قوموں کی قومیں ہزارہا میل کی مسافت طے کر کے سال بہ سال اِس میں آملا کریں گی۔ ایڈریس پیش کئے جانے کے اِس پُرکیف نظارہ پر جلسہ سالانہ میں شمولیت کی سعادت سے بہرہ ور ہونے والے ہزاروں ہزار احباب نہ صرف خوش تھے بلکہ فرطِ مسرت سے جھوم رہے تھے۔ وہ کیوں نہ جھوم اٹھتے جبکہ وہ آج سے ۷۵ سال قبل ملنے والے خدائی وعدے کے ابتدائی ظہور کو اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کر رہے تھے۔ خدائی وعدہ کا یہ ابتدائی ظہور ان کے لئے بے انتہا ازدیادِ ایمان کا موجب ثابت ہوا اور وہ اپنے سچے وعدوں والے صادق الوعد قادر خدا کے حضور سجداتِ شکر بجا لائے۔

قربانی و ایثار اور اطاعت و خدمت کی درخشندہ مثال

ہر چند کہ ہر سال ہی محترم افسر صاحب جلسہ سالانہ کی زیرِ نگرانی جلسہ سالانہ پر تشریف لانے والے مہمانوں کے قیام و طعام کے پہلے سے بڑھ کر اور زیادہ وسیع پیمانے پر انتظامات کئے جاتے ہیں پھر بھی کارکنان ہمیشہ ہی اِس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ یہ انتظامات ناکافی ثابت ہوں گے۔ کیونکہ خدا تعالےٰ اپنے وعدہ کے بموجب ہر سال ہی جلسہ سالانہ میں شمولیت کرنے والوں کی تعداد میں اضافہ کرتا چلا آ رہا ہے اندازہ سے بڑھ کر مہمانوں کی تشریف آوری سے وہ کبھی ہراساں یا پریشان نہیں ہوتے بلکہ خدائی وعدہ کے پہلے سے بڑھ کر مہتم بالشان ظہور پر وہ خوش ہوتے اور خوشی سے پھولے نہیں سماتے اور خوشی کے اِس عالم میں وہ اِس قدر محنت اور جانفشانی سے کام کرتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے مہمانوں کی غیر معمولی کثرت کے باعث انتظامات میں کوئی مالایطاق قسم کا خلل واقع ہونے کی نوبت نہیں آتی۔ لیکن امسال مہمانوں کی کثرت کے باعث نہیں بحمد اللہ تعالےٰ پہلے سال کی نسبت بہت بڑھ کر تھی بلکہ بعض نانبائیوں کے سراسر غیر متوقع اور انتہائی افسوسناک طرزِ عمل کے باعث انتظامات میں ایک ایسا خلل واقع ہوا جسے دُور کرنا بظاہر کارکنان کے بس میں نہ تھا لیکن اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل و کرم سے فوراً ہی ایسے سامان بہم پہنچائے کہ وہ غیر متوقع اور اچانک رونما ہونے والا خلل دیکھتے ہی دیکھتے دور ہو گیا۔ اس موقع پر جو واقعہ گزرا وہ اپنے اندر آدم اور شیطان کی جنگ کا رنگ لئے ہوئے تھا جس میں بالآخر آدم فتحیاب ہوا۔ اِس کے نتیجہ میں قربانی و ایثار اور اطاعت و خدمت کی ایسی درخشندہ مثال قائم ہوئی جو فی الاصل جلسہ سالانہ کی ایک عظیم الشان برکت اور اس کے نہایت ہی شیریں ثمر کا درجہ رکھتی ہے۔

ہُوا یوں کہ ۱۰ اور ۱۱ جنوری کی درمیانی شب کو اچانک لنگرخانہ ۱ یعنی مرکزی لنگرخانہ دارالصدر کے نانبائیوں نے کام کرنے سے انکار کر دیا جس کی وجہ سے ۱۱ جنوری کی صبح کو ہزاروں ہزار مہمانوں کے واسطے روٹیاں مہیا کرنے کی کوئی صورت نظر نہ آتی تھی۔ اِس پر محترم افسر صاحب جلسہ سالانہ اور ان کے بارہ تیرہ سو حامی کارکنان کا پریشان ہونا لازمی تھا۔ انہیں فکر یہ تھا کہ کہیں مہمانوں کو بروقت کھانا نہ ملنے کی وجہ سے جلسہ وقت پر شروع نہ ہو سکے۔ اُسی رات لنگرخانہ ۱ میں صرف ۹ ہزار روٹیاں ہی پک سکیں جبکہ ضرورت پوری کرنے کے لئے ۳۵ ہزار روٹیوں کی ضرورت تھی۔ جب اِس صورتِ حال کا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کو علم ہوا تو حضور نے ۱۱ جنوری کو نمازِ فجر کے بعد مسجد مبارک میں احباب کو اِس صورتِ حال سے آگاہ کرتے ہوئے حکم دیا کہ ہر شخص خواہ وہ مقامی ہو یا باہر سے آیا ہو، خواہ وہ جماعتی قیام گاہوں میں مقیم ہو یا کسی پرائیویٹ مکان میں وہ اُس دن صبح صرف ایک روٹی پر ہی اکتفا کرے یعنی صرف ایک روٹی کھائے اس سے زیادہ نہیں نیز ربوہ کے مقامی باشندوں کے متعلق ارشاد فرمایا کہ ان کے ہاں جو مہمان ٹھہرے ہوئے ہیں وہ ایک روٹی فی کس کے حساب سے ان کے لئے گھروں میں روٹیاں پکوائیں اور اس سے زائد جو روٹیاں پکوا سکیں انہیں محترم افسر صاحب جلسہ سالانہ کے دفتر میں پہنچوا دیں تاکہ وہ روٹیاں جماعتی قیام گاہوں میں ٹھہرنے والے مہمانوں کو مہیا کی جا سکیں۔

دفتر معلومات نے جیپوں پر لاؤڈ سپیکر نصب کر کے اور انہیں سارے شہر میں گھما کر حضور ایدہ اللہ کا یہ ارشاد خود اہلِ ربوہ کے کونہ کونہ میں نشر کروا دیا۔ ادھر محترم افسر صاحب جلسہ سالانہ نے سرگودھا، لائلپور اور بعض دوسرے مقامات کی طرف جیپیں بھجوا کر نئے نانبائی منگوانے کا انتظام کیا۔ آن کی آن میں جلسہ پر آئے ہوئے ہزاروں ہزار احباب اور اہلِ ربوہ نے امامِ ہمام کے اس ارشاد پر عمل پیرا ہوتے ہوئے اطاعت کا نہایت اعلیٰ نمونہ پیش کرنے کے لئے تیار ہو گئے ادھر دوسرے لنگرخانوں کے کارکنان اور معاونین نے لنگرخانہ نمبر ۱ میں روٹی کی اس کمی کو پورا کرنے کے لئے سر دھڑ کی بازی لگانے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی اور خدمت و فدائیت کی نہایت اعلیٰ مثال قائم کر دکھائی دوسری طرف گھروں سے بھی محترم افسر صاحب جلسہ سالانہ کے دفتر اور لنگرخانہ نمبر ۱ میں پکی پکائی روٹیاں پہنچنی شروع ہو گئیں چنانچہ ۱۱ جنوری کی صبح کو مہمانوں اور اہلِ ربوہ نے اپنے امامِ ہمام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے صرف ایک ایک روٹی ہی کھائی۔ جن کے سامنے میزبانوں کی طرف سے یا وہ روٹیاں پیش بھی کی گئیں انہوں نے ایک روٹی سے زیادہ کھانے سے انکار کر دیا۔ اسکے نتیجہ میں اللہ تعالےٰ کے فضل سے جلسہ کا افتتاح حسبِ پروگرام بروقت عمل میں آیا اور انتظامات میں جو رخنہ واقع ہوا تھا وہ مہمانوں کے قربانی و ایثار اور جذبۂ اطاعت نیز میزبانوں کے جذبۂ خدمت کی بدولت بروقت دور کیا گیا۔ اِس طرح سب نے مل کر یہ ثابت کر دکھایا کہ اگر انہیں یکسر بھوکا بھی رہنا پڑتا تو بھی وہ جلسہ کے انعقاد میں کوئی روک برداشت کئے بغیر خالی پیٹ ہی اس کی برکات سے مستفیض ہوتے۔ الغرض سب نے ہی مل کر قربانی و ایثار اور اطاعت و خدمت کی نہایت ہی درخشندہ مثال قائم کر دکھائی۔ واقعہ یہ ہے کہ یہ درخشندہ مثال خود جلسہ سالانہ کی عظیم الشان برکتوں میں سے ایک برکت ہے جس سے علی الخصوص امسال ہزاروں ہزار احباب کو فیضیاب ہونے کی سعادت میسر آئی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

یہ صورتِ حال صرف ایک وقت جاری رہی اور جنوری کی شام سے جماعتی قیام گاہوں میں پوری مقدار میں روٹی پہنچنی شروع ہو گئی اور ۱۲ جنوری کی صبح سے تو جملہ مہمانوں کو خواہ وہ جماعتی قیام گاہوں میں ٹھہرے ہوئے تھے یا پرائیویٹ گھروں میں قیام پذیر تھے حسبِ ضرورت پورا کھانا ملنے لگا۔

— (باقی) —

اعلاناتِ نکاح

(۱) مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ ناظر زراعت کے چھوٹے بھائی مکرم چوہدری محمد سلیم ناصر صاحب باجوہ کے نکاح کا اعلان ہمراہ عزیزہ شاہدہ نسیم صاحبہ بنت چوہدری حفیظ احمد صاحب مرحوم بعوض دس ہزار روپیہ مہر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ کے تیسرے دن مورخہ ۱۳ جنوری ۱۹۶۸ء کو نماز ظہر و عصر کے بعد فرمایا۔

احباب دعا فرماویں کہ یہ رشتہ فریقین کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت ہو۔ آمین

عباد اللہ گیانی
مینجر الفضل ربوہ

(۲) میری لڑکی عزیزہ طاہرہ بیگم کا نکاح بعوض اڑھائی ہزار روپیہ مہر مورخہ ۱۲ جنوری ۱۹۶۸ء کو میاں نصیر احمد صاحب ولد میاں نذیر احمد صاحب سرگودھا سے محترم قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری ناظر اصلاح و ارشاد نے پڑھا۔

احباب دعا فرماویں کہ یہ رشتہ فریقین کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت ہو۔ آمین۔

محمد لطیف سرہندی
سکنہ چنیوٹ ضلع جھنگ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴